دستور

جمعیۃ علما اسلام پاکستان

پرچم نبوی

شعبہ نشر و اشاعت

جمعیۃ علما اسلام پاکستان

ضابطہ

نام کتاب : دستور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
سال اشاعت : اپریل ۲۰۱۵ء
ترتیب : محمد اسلم غوری
مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام پاکستان
ناشر : شعبہ نشر و اشاعت جمعیت علماء اسلام پاکستان
قیمت : 30/- روپے

ابتدائیہ

جمعیۃ علماء اسلام کا قیام جن مقاصد کے حصول کے لئے عمل میں لایا گیا وہ اتنے کامل اور مکمل ہیں کہ ان میں کسی دور میں بھی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی، البتہ بعض انتظامی امور میں نئے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے بعض ترامیم کی ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے۔

خصوصاً مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ، کی رحلت کے بعد حالات تیزی سے تغیر پذیر ہوئے۔ ان احوال کی وجہ سے وقتاً فوقتاً ترامیم کا یہ سلسلہ ضروری سمجھا گیا۔

۸ نومبر ۱۹۸۲ء حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف نور اللہ مرقدہ، اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں ہونے والے مجلس عمومی کے اجلاس میں ترامیم منظور کی گئیں۔ ۹/۱۰/۱۱ نومبر ۱۹۹۲ کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالا گیٹ لاہور میں ہونے والے مجلس عمومی کے اجلاس میں دستوری ترامیم کی ضرورت محسوس کی گئی، البتہ دستور میں ترامیم واضافے کا کام مرکزی شوریٰ کے سپرد کر دیا گیا۔

۲۲/ ۲۳/مارچ ۱۹۹۴ء کو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، کی تجویز پر حضرت مولانا محمد عبداللہ مدظلہ، مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کی صدارت میں ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی گئی۔

یہ ترامیم ۲۳/ ۲۴/ اپریل ۱۹۹۴ء کو جامعہ مدنیہ لاہور میں قائم مقام امیر حضرت مولانا محمد اجمل خان نور اللہ مرقدہ، کی صدارت میں ہونے والے شوریٰ کے اجلاس میں منظور کی گئیں۔ ۲۵/۲۶ مئی ۱۹۹۷ء کو ڈیرہ اسماعیل خان میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں دستور کا از سر نو جائزہ لینے کے لئے مرکزی ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری کی سربراہی میں ایک سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے محنت شاقہ کے بعد یکم تا ۴ نومبر ۱۹۹۷ء کو جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ میں ہونے والے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ان ترامیم کی منظوری دی۔ ۹/۱۰/۱۱ جون ۲۰۰۱ء کو جامعہ اسلامیہ شاہ ولی اللہ قلات میں ہونے والے مرکزی شوریٰ کے

اجلاس میں دستوری ترامیم کا ازسرنو جائزہ لیا گیا اور شوریٰ میں مسلسل ۲ دن دستور کی ایک ایک شق پر تفصیلی بحث وتمحیص کے بعد ترامیم کی منظوری دی گئی۔

۱۲/۱۳ اجون ۲۰۰۱ء کو قلات بلوچستان میں ہونے والے مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں شوریٰ کی منظور کردہ ان ترامیم کو توثیق کے لئے پیش کیا گیا۔ معمولی ترامیم کے بعد دستور کو آخری شکل دی گئی تاہم بعد کے پیش آمدہ حالات کے پیش نظر دستور میں چند ترامیم کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ۲۲/ ۲۳/ ۲۴ مئی ۲۰۰۴ء کو نتھیا گلی ضلع ایبٹ آباد میں مرکزی مجلس شوریٰ اور چاروں صوبائی عاملہ جات کے مشترکہ اجلاس میں مرکزی ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری کی سربراہی میں چاروں صوبائی نظمائے عمومی کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کا اجلاس ۲ اگست ۲۰۰۴ء کو اسلام آباد میں زیر صدارت مولانا عبدالغفور حیدری منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو (شہید)، مفتی عبدالستار، مولانا گل نصیب خان، مولانا تاج محمد خان اور خواجہ محمد زاہد (شہید) نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

کمیٹی نے چند دستوری ترامیم مرتب کیں۔ بعد میں ان تجاویز کو مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس ۲۰/۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء میں پیش کیا گیا۔ حتمی منظوری کیلئے ان ترامیم کو مجلس عمومی کے اجلاس منعقدہ ۱۰ فروری ۲۰۰۵ء میں پیش کیا گیا۔ معمولی ترامیم کے بعد دستور کو آخری شکل دی گئی۔

مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس جو ۲۳/۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۰ ہجری بمطابق ۱۸/۱۹ اپریل ۲۰۰۹ء کو جامعہ مدنیہ لاہور میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا میں ایک بار پھر دستور میں ترامیم کے حوالے سے فاضل اراکین نے زبانی اور تحریری آراء پیش فرمائیں طویل بحث کے بعد مرکزی مجلس عمومی نے دستور میں ترامیم کا اختیار مرکزی مجلس شوریٰ کو دے دیا۔ ۲ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۶ جولائی ۲۰۰۹ء کو اسلام آباد میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آٹھ رکنی دستوری کمیٹی تشکیل دی کمیٹی کا اجلاس ۱۲/۱۳ اذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ بمطابق یکم اور ۲ نومبر ۲۰۰۹ء کو اسلام آباد میں مولانا عبدالغفور حیدری

کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں کمیٹی کے اراکین مرکزی ناظم ملک سکندر خان ایڈووکیٹ مرکزی ناظم اطلاعات مولانا محمد امجد خان مرکزی ناظم مالیات الحاج شمس الرحمٰن شمسی بلوچستان کے ناظم عمومی مفتی عبد الستار سندھ کے ناظم عمومی مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو (شہید) خیبر پختونخواہ کے ناظم عمومی مولانا شجاع الملک پنجاب کے ناظم عمومی مولانا افتخار حقانی نے شرکت کی جبکہ خواجہ محمد زاہد (شہید) نے خصوصی شرکت کی ملک بھر سے آنیوالی قیمتی آراء کی روشنی میں ایک مسودہ مرتب کیا گیا جو مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس اسلام آباد میں ۱۴/۱۵ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ بمطابق ۳/۴ نومبر ۲۰۰۹ء کو امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ' کی صدارت میں منعقد ہوا میں پیش کیا گیا۔

مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۵/۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ ہجری بمطابق ۱۷/۱۸ جنوری ۲۰۱۵ء کو جامعہ حمادیہ سکھر میں ہوا، صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ' نے فرمائی، حالات کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے دستوری ترامیم اجلاس میں پیش کی گئیں، بحث ومباحثہ کے بعد دستور میں ایک ترمیم منظور کر لی گئی اور دیگر دستوری ترامیم کے لئے مرکزی مجلس شوریٰ کو اختیار دے دیا گیا، مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۶ ہجری بمطابق ۲۰ فروری ۲۰۱۵ء کو اسلام آباد میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ' کی صدارت میں منعقد ہوا، دو دن تک مجلس شوریٰ میں بحث ومباحثہ کے بعد معمولی ردوبدل کے ساتھ دستوری ترامیم کو منظور کر لیا گیا، ترامیم کو دستور میں شامل کر کے اس کو حتمی شکل دے دی گئی، جو آپ حضرات کے ہاتھ میں ہے، اللہ تعالیٰ اس اہم کام کے لئے سعی کرنے والے حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دستوز کو جماعت کی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین!

(مولانا) عبدالغفور حیدری

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ وَنُصلی علیٰ رسُولِہ الکرِیم

دستور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دفعہ نمبر ا:

(الف) اس جمعیۃ کا نام جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہوگا۔

اس کا مرکزی دفتر لاہور، سب آفس اسلام آباد میں اور صوبائی دفاتر صوبوں کے صدر مقامات پر ہوں گے یا جہاں صوبائی مجالس عمومی طے کریں گی۔

(ب) اس جمعیۃ کا دائرہ عمل پورا پاکستان ہوگا۔

(ج) بلحاظ تبلیغ واتحاد امت مسلمہ بیرون پاکستان تک وسیع ہو سکے گا

دفعہ نمبر ۲:

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) علماء اسلام کی رہنمائی میں مسلمانوں کی منتشر قوتوں کو جمع کر کے اقامت دین اور اشاعت اسلام کیلئے منظم جدوجہد کرنا۔ نیز اسلام اور مرکز اسلام یعنی جزیرۃ العرب اور شعائر اسلام کی حفاظت کرنا۔

(۲) قرآن مجید واحادیث نبویہ علی صاحبا التحیۃ والسلام کی روشنی میں نظام حیات کے تمام شعبوں، سیاسی، مذہبی، اقتصادی، معاشی اور ملکی انتظامات میں مسلمانوں کی رہنمائی اور اس کے موافق عملی جدوجہد کرنا۔

(۳) پاکستان میں صحیح حکومت اسلامیہ برپا کرنا اور اسلامی عادلانہ نظام کے لئے ایسی کوشش کرنا جس سے باشندگان پاکستان ایک طرف انسانیت کش سرمایہ داری اور

دوسری طرف الحاد آفریں اشتراکیت کے مضر اثرات سے محفوظ رہ کر فطری معاشرتی نظام کی برکتوں سے مستفید ہوسکیں۔

(۴) مملکت پاکستان میں ایک ایسے جامع اور ہمہ گیر نظام تعلیم کی ترویج وترقی کیلئے سعی کرنا جس سے مسلمانوں میں خشیت الٰہی، خوف آخرت، پابندی ارکان اسلام اور فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔

(۵) مسلمانان پاکستان کے دلوں میں جہاد فی سبیل اللہ، ملکی دفاع، استحکام اور سالمیت کیلئے جذبہ ایثار اور قربانی پیدا کرنا۔

(۶) مسلمانوں میں مقصد حیات کی وحدت فکر وعمل کی یگانگت اور اخوت اسلامیہ کو اس طرح ترقی دینا کہ ان سے صوبائی، علاقائی، لسانی اور نسلی تعصبات دور ہوں۔

(۷) مسلمانان عالم سے اقامت دین، اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلے میں مستحکم روابط کا قیام

(۸) تمام محکوم مسلم ممالک کی حریت واستقلال اور غیر مسلم ممالک کی مسلم اقلیتوں کی باعزت اسلامی زندگی کیلئے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۹) مختلف اسلامی اداروں مثلاً مساجد، مدارس، کتب خانوں اور دارالیتامیٰ کی حفاظت، اصلاح اور ترقی کی کوشش کرنا۔

(۱۰) تحریر وتقریر اور دیگر آئینی ذرائع سے باطل فرقوں کی فتنہ انگیزی مخرب اخلاق اور مخالف اسلام کارروائیوں کی روک تھام کرنا۔

دفعہ نمبر ۳ شرائط رکنیت:

ہر بالغ مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ

(۱) وہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو۔

(۲) پانچ سالہ مدت کیلئے بیس روپے فیس رکنیت ادا کرے۔

(۳) جماعتی نظم ونسق کی پابندی اور پروگرام کو کامیاب بنانے کا عہد کرے۔

(۴) فارم رکنیت پر کرے۔

(۵) وہ کسی دوسری سیاسی یا مذہبی جماعت کا رکن نہ ہو۔

دفعہ نمبر۴: تشکیل

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی ایک مرکزی تنظیم ہوگی جس کے تحت تمام صوبائی جمعیتیں ہوں گی۔

(۲) صوبائی جمعیتوں کی تنظیم حسب ذیل صورت میں ہوگی۔ ابتدائی، تحصیل، ٹاؤن، ضلعی اور صوبائی

(الف) جمعیۃ کی ہر تنظیم کیلئے اسی سطح پر رضا کاروں کا ایک نظام انصار الاسلام کے نام سے ہوگا۔

(۳) مرکزی اور صوبائی جمعیتوں کے عہدیدار درج ذیل ہوں گے۔

امیر	۱
نائب امیر	۴
ناظم عمومی	۱
ناظم	۴
ناظم نشرواشاعت	۱

ناظم مالیات

سالار

ضلعی، تحصیل اور ابتدائی جمعیتوں کیلئے نائب امیر اور ناظم کا عہدہ ضروری نہیں ہوگا۔ بوقت ضرورت ضلعی جمعیۃ دو دو اور تحصیل اور حلقہ کی جمعیۃ ایک ایک رکھ سکتی ہے۔

(۴) ہر جمعیۃ کیلئے تین مجلسیں ہوں گی۔

(۱) مجلس عمومی (۲) مجلس شوریٰ (۳) مجلس عاملہ

(۵) وفاقی دارالحکومت کی جمعیۃ براہ راست مرکزی جمعیۃ کے ماتحت ہوگی اور مرکزی مجلس عمومی میں اس کی نمائندگی تین ہزار ابتدائی ارکان پر ایک رکن کے حساب سے ہوگی۔

دفعہ نمبر ۵: مجالس عمومی جمعیۃ علماء اسلام:

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا فارم رکنیت پر کرنے والے تمام ارکان، ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کے ارکان ہوں گے اور ہر ماتحت جمعیۃ سے بالائی جمعیۃ کیلئے نامزد نمائندوں پر مشتمل اس جمعیۃ کی مجلس عمومی ہوگی۔

(۲) ابتدائی جمعیۃ کے ہر تیس (۳۰) ارکان پر ایک رکن تحصیل کی جمعیۃ کے لئے، تحصیل کے ہر دو ارکان پر ایک رکن ضلعی جمعیۃ کیلئے، اور ضلع کے ہر دس ارکان پر ایک رکن صوبائی جمعیۃ کیلئے اور صوبائی جمعیۃ کے ہر پانچ ارکان پر ایک رکن مرکزی جمعیۃ کیلئے بطور رکن مجلس عمومی نامزد ہوگا۔

نوٹ: رکن سازی کی مدت ختم ہونے کے بعد رکن بننے والا کوئی شخص انتخاب میں حصہ نہیں لے سکے گا۔

(۳) مقامی جمعیۃ کے عہدے اور ضلعی مجلس عمومی کی رکنیت کیلئے کم از کم دو سال سے ابتدائی رکن ہونا ضروری ہوگا۔ جس مقام پر ابتدائی جمعیۃ پہلی بار تشکیل ہوگی وہ اس شرط سے مستثنیٰ ہوگی۔ صوبائی اور مرکزی مجلس عمومی کی رکنیت کیلئے تین سال سے ابتدائی رکن ہونا ضروری ہوگا

دفعہ نمبر ۶: ناظم انتخابات:

(۱) مرکزی مجلس عاملہ کے انتخاب کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت پوری ہونے پر آئندہ ''پانچ سالہ'' مدت کیلئے ناظم انتخابات مرکزی مجلس عاملہ مقرر کرے گی۔

(۲) مرکزی ناظم انتخابات صوبوں کیلئے اور صوبائی ناظم انتخابات ضلعوں کیلئے ناظم انتخابات مقرر کریں گے۔

(۳) اسی سطح کا ناظم جماعتی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکے گا۔ البتہ انتخابات کے بعد ہر سطح کے ناظم انتخابات کو اُس سطح کی مجلس عاملہ میں بمنشاء دفعہ ۹ ذیلی دفعہ ۶ مناسب عہدے پر نامزد کیا جاسکتا ہے۔

(۴) ماتحت جمعیۃ کی مجلس عمومی سے بالائی مجلس عمومی کیلئے دستور کے مطابق ارکان کا چناؤ اسی سطح کے ناظم انتخاب کی ذمہ داری ہوگی۔ بوقت ضرورت اگر ناظم انتخاب کو ناموں کے چناؤ میں دقت درپیش ہو تو نومنتخب امیر اور ناظم عمومی سے مشورہ لے سکتا ہے

(۵) محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی میں رکن سازی ہوگی۔

(۶) جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ میں ابتدائی، تحصیل اور ضلعی جبکہ رجب میں صوبائی اور شعبان میں مرکزی عہدیداروں کے انتخابات ہوں گے۔

(۷) امیر مرکزیہ حسب ضرورت اس شیڈول میں ایک سال کی توسیع کر سکتے ہیں۔

(۸) نظمائے انتخابات حسب ضرورت اپنے لئے معاونین مقرر کر سکتے ہیں۔

دفعہ نمبر ۷: انتخابات کیلئے ضروری قواعد:

(۱) تمام ابتدائی اور تحصیل کی جمعیتوں میں اراکین کی فہرست رجسٹر میں درج ہوگی اور ضلع میں بھی تمام ماتحت جمعیتوں اور ان کے اراکین کے نام کا رجسٹر ہوگا اور اس کی ایک نقل صوبے میں بھی بھیجنا ضروری ہوگا۔

(۲) فارم رکنیت کا ایک پرت، جس پر مختصراً اغراض و مقاصد درج ہوں گے، پر کر کے رکن کو دیا جائے گا۔ دوسرا پرت ضلعی اور صوبائی جمعیۃ کی وساطت سے مرکز کو بھیجا جائیگا۔ مرکزی دفتر میں پرت محفوظ رکھے جائیں گے۔

(۳) ہر سطح کی تنظیم کیلئے لازم ہوگا کہ وہ اپنے ارکان اور ماتحت جمعیتوں کے ارکان کا رجسٹر میں اندراج کرے۔ ارکان کی فہرست کی نقل بالائی جمعیۃ کو بھیجنا لازم ہوگا۔

(۴) ضلع اور صوبہ کی سطح پر انتخابات کیلئے انتخابات سے کم از کم پندرہ دن پہلے تاریخ کا تعین ضروری ہے۔ جس کی اطلاع بذریعہ خطوط کرنی ہوگی۔

(۵) امیر خواہ مرکزی ہو یا ماتحت اس کے انتخابات کیلئے درج ذیل اوصاف کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

(الف) اپنے حلقہ میں ممتاز شخصیت کا مالک ہو، ملکی حالات سے واقف ہو۔

(ب) علمی، عملی اور اخلاقی اوصاف اور امانت، دیانت، ایثار اور استقامت کی وجہ سے اپنے فرائض بہ احسن وجوہ سرانجام دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(ج) نیز ارکان مجلس شوریٰ میں بھی اوصاف بالا کا اسی طرح لحاظ رکھا جائیگا کہ یہ ارکان ان اوصاف میں دوسرے رفقاء سے ممتاز ہوں۔

(۶) عہدیداروں، مجلس شوریٰ کے ارکان بلکہ عام ارکان کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں اور دیگر احکام شرعیہ کی بھی پابندی کرتے ہوں یا آئندہ کیلئے اس کا عہد کریں۔

(۷) رکن سازی اور انتخابی عمل کے دوران انتخابی امور کے بارے میں بالائی ناظم انتخابات کو شکایت کی جاسکے گی۔ جو شکایت موصول ہونے کے بعد پندرہ روز کے اندر فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا اور انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد کسی بھی سطح کے انتخاب کے خلاف بالائی جمعیۃ کے امیر کو پندرہ روز کے اندر اپیل کی جاسکے گی اور بالائی جمعیۃ کا امیر ایک مہینہ کے اندر سماعت شروع کرنے کا پابند ہوگا۔

(۸) کوئی سرکاری ملازم جمعیۃ علماء اسلام کا عہدیدار نہیں بن سکتا۔

دفعہ نمبر ۸: مجالس شوریٰ:

(۱) ہر سطح کا امیر اپنی مجلس عمومی ہی سے چند صائب الرائے حضرات کو اپنے مشورہ کیلئے نامزد کرے گا۔ جن کی تعداد بشمول عہدیداران زیادہ سے زیادہ ۴۵ ہوگی۔

(۲) امیر مجلس شوریٰ نامزد کرتے وقت خیال رکھیں گے کہ ان کی مجلس شوریٰ ضلع میں ۱/۴ علماء دین، صوبہ اور مرکز میں ۱/۲ حصہ علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔ اگر کسی ضلع میں علماء کی

تعداد میں کمی ہو تو اس کیلئے مرکز سے خصوصی اجازت حاصل کی جاسکتی ہے۔

تشریح: عالم دین سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں یا کسی مستند عالم دین سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو۔ اگر ضرورت پڑے تو ثبوت کیلئے سند فراغت یا کسی ایسے عالم دین کی تصدیق کافی ہوگی جو جمعیۃ کا رکن ہو۔ اس کے بغیر بھی شہرت اور عام مقبولیت کی بناء پر امیر بطور خود تصدیق کر سکے گا۔

دفعہ نمبر ۹: مجالس عاملہ:

(۱) ہر جمعیۃ کی مجلس عاملہ اس کے عہدیداروں پر مشتمل ہوگی۔

(۲) اس ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کیلئے کم از کم بیس ارکان ضروری ہوں گے خواہ چند حلقے ملا کر تشکیل دی جائے۔

(۳) تحصیل کی سطح پر جمعیۃ کے قیام کیلئے ضروری ہوگا کہ اس تحصیل میں کم از کم پانچ ابتدائی جمعیتیں موجود ہوں۔ ورنہ ابتدائی جمعیتوں کا الحاق براہ راست صوبہ سے ہوگا۔

(۴) ہر جمعیۃ کا امیر ماتحت جمعیۃ کے عہدیداروں اور ارکان کے خلاف حسب ضرورت کارروائی کر سکتا ہے اور اس فیصلے کے خلاف اپیل ایک ماہ کے اندر امیر بالا کے پاس کی جاسکتی ہے۔

(۵) کوئی جمعیۃ اگر ضروری سمجھے تو ملک یا علاقہ کے سر برآوردہ علماء یا صلحاء میں سے ایک یا اس سے زائد، حسب ضرورت، سرپرست مقرر کر سکتی ہے جن سے غیر معمولی امور میں مشورہ کیا جاسکے اور یہ سرپرست اس سطح کی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے رکن متصور ہوں گے۔

(٦) مجلس عمومی، خفیہ پرچی (بیلٹ پیپر) کے ذریعہ آزادانہ رائے سے امیر وناظم عمومی منتخب کرے گی۔ باقی عاملہ امیر وناظم عمومی، باہم مشورہ سے نامزد کریں گے۔ مرکز وصوبہ میں نصف تعداد علماء کرام کا ہونا ضروری ہے۔

(٧) ہر سطح پر جمعیۃ کی مجلس عمومی کا کوئی رکن کسی بھی عہدیدار کے خلاف ایک تہائی ارکان کے دستخطوں کے ساتھ عدم اعتماد کی تحریک پیش کرسکتا ہے، البتہ اس کی منظوری دوتہائی ارکان کی اکثریت سے ہوگی۔

(٨) ماتحت جمعیۃ کے کالعدم ہونے کی صورت میں کالعدم عاملہ کا امیر بالائی جمعیۃ کو آگاہ کرے گا۔ بالائی جمعیۃ دوماہ کے اندر ماتحت جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس بلائے گی اور اپنی نگرانی میں ماتحت جمعیۃ کی مجلس عاملہ کا انتخاب کرائے گی۔ مرکزی جمعیۃ کے کالعدم ہونے کی صورت میں مرکزی امیر خود بخود ناظم انتخاب بن جائے گا جو دوماہ کے اندر مجلس عمومی بلاکر نئے انتخابات کرائے گا۔

دفعہ نمبر١٠: نصاب:

تمام مجالس عمومی، مجالس شوریٰ، اور مجالس عاملہ کیلئے کم از کم 1/٣ ارکان کی حاضری ضروری ہے۔ ملتوی شدہ اجلاس کیلئے یہ شرط نہ ہوگی۔

دفعہ نمبر١١:

(١) تمام تشکیلات میں جدید انتخاب کے وقت مجلس عمومی کا اجلاس موجودہ امیر یا اس کی عدم موجودگی میں نائب امیر کی صدارت میں شروع ہوگا۔ نئے امیر کے انتخاب کے بعد تمام کارروائی ان کی صدارت میں ہوگی۔

(۲) نچلی سطح کا امیر یا ناظم عمومی اگر بالائی سطح کا امیر و ناظم عمومی منتخب ہو جائے تو اس کا نچلی سطح کا عہدہ خود بخود ختم ہو جائیگا۔

دفعہ نمبر ۱۲: مجلس عمومی کے فرائض و اختیارات:

(۱) ہر سطح کی جمعیۃ کی مجلس عمومی اس جمعیۃ کا سب سے زیادہ با اختیار ادارہ ہوگا۔

(۲) مجلس عمومی کے سامنے عاملہ و مجلس شوریٰ جواب دہ ہوں گی اور اس کے فیصلے سب پر حاوی ہوں گے۔

(۳) مرکزی مجلس عمومی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی انجام دہی کیلئے مؤقف، پالیسی اور طریق کار متعین کرے گی۔

(۴) مرکزی مجلس عمومی ہی دستوری دفعات کے وضع کرنے اور اس میں ترمیم و تنسیخ کی مجاز ہوگی۔

(۵) مجالس کے فیصلے سادہ اکثریت سے ہوں گے۔ البتہ دستوری دفعات کی ترمیم و تنسیخ کیلئے مرکزی مجلس عمومی کے ۲/۳ ارکان کی اکثریت لازم ہوگی۔

(۶) مجلس عمومی جمعیۃ کے بجٹ کا اجراء کریگی اور سال گزشتہ کے حسابات کی منظوری دے گی۔

(۷) مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس سال میں کم از کم ایک بار، صوبائی مجلس عمومی کا چھ ماہ میں ایک بار اور ضلعی مجلس عمومی کا چار ماہ میں ایک بار، تحصیل مجلس عمومی کا تین ماہ میں ایک بار اور ابتدائی جمعیۃ کی مجلس عمومی کا مہینے میں ایک بار ہونا لازمی ہوگا۔

(۸) مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ڈیڑھ سال تک، صوبائی مجلس عمومی کا ایک سال تک

اور ضلعی مجلس عمومی کا چھ ماہ تک، تحصیل مجلس عمومی کا اجلاس چار ماہ تک اور ابتدائی جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس دو ماہ تک طلب نہ کرنے کی شکل میں اس سطح کی مجلس عاملہ کالعدم ہو جائے گی۔

کسی بھی سطح کی عاملہ کے کالعدم ہونے کی صورت میں بالائی جمعیۃ ناظم انتخاب مقرر کرے گی جو دو ماہ کے اندر انتخاب کرائے گا۔

(۹) مرکزی صوبائی مجلس عمومی کے معمول کے اجلاسوں کی تاریخ انعقاد سے کم از کم ایک ماہ قبل اور ضلعی مجلس عمومی کے اجلاسوں کی تاریخ انعقاد سے ۱۵ یوم قبل، تحصیل مجلس عمومی کے اجلاسوں کے انعقاد سے ۱۰ یوم قبل جبکہ ابتدائی جمعیۃ کے مجلس عمومی کے اجلاسوں کے انعقاد سے ۵ یوم قبل ناظم عمومی ہر رکن کے پاس تحریری اطلاع نامہ بھیجے گا، جس میں وقت، مقام اجلاس، تاریخ اور پیش نامہ (ایجنڈا) درج ہوگا۔

(۱۰) اگر ایک تہائی ارکان کے دستخطوں سے انعقاد اجلاس کا تحریری مطالبہ ناظم عمومی کے پاس بھیجا جائے گا تو مجلس عمومی کا خصوصی اجلاس انہی ارکان کے پیش کردہ ایجنڈے کے مطابق طلب کرلیا جائیگا۔ اس اجلاس کا پیش نامہ تاریخ اجلاس سے کم از کم پندرہ دن قبل جاری ہو جائے گا، البتہ ہنگامی اجلاس میں اگر امیر جمعیۃ چاہے تو کم مدت میں بھی اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے، لیکن وقت اگر اس کی گنجائش نہیں رکھتا تو مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا کر فیصلہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی رکن تجویز پیش کرنا چاہے تو اسے ناظم عمومی کے پاس دس دن قبل مع عبارت تجویز بھیج دینا ضروری ہوگا۔ امیر فوری طور پر ضرورتاً کوئی تجویز پیش کرنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے۔

(۱۱) مرکزی مجلس عمومی کی سالانہ فیس رکنیت ایک سو روپے، صوبائی کی پچاس روپے، ضلعی کی پچیس روپے اور تحصیل کیلئے بیس روپے جبکہ ابتدائی مجلس عمومی کے لئے دس روپے ہوگی۔

دفعہ نمبر ۱۳: فرائض واختیارات مجلس شوریٰ:

(۱) مجلس شوریٰ پیش آمدہ معاملات میں اپنے امیر کی مشیر ہوگی۔

(۲) مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر جب چاہے بلا سکے گا، البتہ چھ ماہ میں ایک بار ہونا ضروری ہوگا۔

(۳) امیر مجلس شوریٰ کے ارکان کی نامزدگی یوم انتخاب سے ایک مہینے کے اندر کریں گے اور یہ نامزدگی پانچ سال کیلئے ہوگی۔

(۴) مجلس شوریٰ کے سامنے مجلس عاملہ جوابدہ ہوگی اور اس کے فیصلے مجلس عاملہ پر حاوی ہوں گے۔

(۵) مجلس شوریٰ کے ارکان پر لازم ہوگا کہ وہ مجلس کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوں۔ اگر کوئی رکن مجلس شوریٰ کے مسلسل دو اجلاسوں میں شریک نہ ہوگا تو امیر اس کو عذر پیش کرنے کا موقع دے گا اور معقول عذر پیش نہ کرنے اور تیسرے اجلاس میں شریک نہ ہونے کی صورت میں اس کا نام خود بخود رکنیت سے خارج ہو جائیگا۔ اگر وہ رکن عہدیدار ہوگا تو اس کا عہدہ بھی ختم ہو جائیگا۔

دفعہ نمبر ۱۴: فرائض واختیارات مجلس عاملہ:

(۱) جمعیۃ کے پروگرام کی تکمیل اور اسکی پالیسی وماتحت جمعیتوں کی کارکردگی کی نگرانی

(۲) مجلس عاملہ کا کوئی رکن مجلس عاملہ کے مسلسل تین اجلاسوں میں شریک نہیں ہوگا تو امیر اس سے جواب طلبی کرے گا اور اگر وہ رکن معقول عذر پیش نہ کرسکا تو اس کا عہدہ ختم ہوجائے گا۔

دفعہ نمبر ۱۵: امیر کے فرائض واختیارات:

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا امیر پورے نظام کا قائد اور نگران ہوگا۔

(۲) امیر مجلس عمومی، مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا اور ان کی عدم موجودگی میں کوئی نائب امیر یہ فرائض سرانجام دے گا اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے امیر اور کوئی نائب امیر موجود نہ ہو اور اجلاس باضابطہ بلایا گیا ہو تو ایسی صورت میں مجلس حاضرین میں سے کسی کو اجلاس کی صدارت کیلئے منتخب کر کے اجلاس جاری رہے گا۔

(۳) امیر کی علالت یا غیر موجودگی میں عارضی طور پر نائب امیر اول قائم مقام امیر ہوگا۔

(۴) اگر کسی وقت امیر کے استعفاء یا کسی دوسری وجہ سے عہدہ امارت خالی ہو تو نائب امیر اول، تاانتخاب امیر قائم مقام امیر شمار ہوگا۔ اس صورت میں امیر کا انتخاب چھ ماہ کے اندر ضروری ہوگا۔

(۵) امیر اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کام کرے گا اور وہ تمام اہم معاملات جو مختلف فیہا ہوسکتے ہیں یا جن سے جمعیۃ کی پالیسی پر اثر پڑسکتا ہے۔ مجلس شوریٰ میں طے ہوں گے اور فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

(۶) جن معاملات میں ارکان مجلس شوریٰ کی رائے برابر ہوگی۔ ان میں آخری فیصلے کا اختیار امیر کو ہوگا۔

(۷) کسی ماتحت جمعیۃ کو توڑنا یا الحاق کرنا جمعیۃ کی تمام املاک کی حفاظت اور جمعیۃ کے مفاد کیلئے ان میں تصرف کرنا۔

(۸) جمعیۃ کے بیت المال کو جمعیۃ کے مفاد کیلئے مجلس عاملہ کے مشورہ سے صرف کرنا۔

(۹) مجلس شوریٰ کے ارکان کو حسب دستور نامزد کرنا۔

(۱۰) بعض اہم مسائل میں مجلس شوریٰ کی بحثوں میں بعض غیر رُکن حضرات کو شرکت کی دعوت دینا جو متعلقہ مسائل میں خاص بصیرت رکھتے ہوں۔

(۱۱) کسی ماتحت امیر، عہدیدار، رکن مجلس شوریٰ یا رکن جمعیۃ کو معزول کرنا جو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد میں وفادار ثابت نہ ہو۔

(۱۲) امیر اپنی مجلس عاملہ کے نامزد ارکان یا کسی رکن شوریٰ کو اپنی مجلس شوریٰ سے منظوری لینے کے بعد اپنے عہدے سے سبکدوش کرسکتا ہے۔

(۱۳) اہم امور میں اپنی صوابدید کے مطابق کسی سے خط و کتابت یا گفت و شنید کرنا اور ان کے بارے میں مجلس عاملہ کے مشورہ سے کوئی اعلان جاری کرنا۔

(۱۴) نظماء و عمال دفتر کے کام کی نگرانی کرنا اور شکایتوں کی سماعت کرنا

(۱۵) نائب امراء میں حسب صوابدید فرائض کو تقسیم کرنا اور ان میں درجات قائم کرنا۔

(۱۶) ماتحت تنظیموں کے تنازعات نمٹانا۔

(۱۷) اگر کسی سطح کے عہدیدار جمعیۃ کے امور میں سستی اور کاہلی سے کام لیں اور بالائی

جمعیۃ کی ہدایت کی پروانہ کریں تو ایسی صورت میں امیر بالا کام چلانے کی غرض سے دوسرے قائم مقام عہدیداروں کی نامزدگی کرسکتا ہے۔

(۱۸) نائب امیر سپرد شدہ امور کو سرانجام دے گا۔

(۱۹) اگر کوئی جمعیۃ مقررہ وقت کے اندر بالائی جمعیۃ کیلئے نمائندوں کے چناؤ سے قاصر رہے تو امیر بالا کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے اس جمعیۃ کے نمائندے نامزد کرے۔

دفعہ نمبر۱۶: ناظم عمومی کے فرائض واختیارات:

(۱) جمعیۃ کی طرف سے طے شدہ امور پر عملدرآمد کرنا اور ماتحت جمعیتوں کی کارکردگی کی دیکھ بھال کرنا۔

(۲) ماتحت جمعیتوں کو مجلس عاملہ کے فیصلوں کی اطلاع دینا۔

(۳) دفتر اور اس سے متعلق تمام کاغذات کو باقاعدگی سے رکھنا۔ تمام فیصلوں کا ریکارڈ رکھنا اور امیر سے ان کی توثیق کرانا۔

(۴) مجالس کے اجلاس کے لئے امیر کی ہدایت کے مطابق حسب ضابطہ پیش نامہ جاری کرنا۔

(۵) دفتر کے عملہ اور ملازمین کی نگرانی کرنا۔

(۶) ناظم عمومی کو تنخواہ دار ملازمین کے تقرر، تنزل، تعطل، برخاستگی اور رخصت وغیرہ کا اختیار ہوگا اور اس کی توثیق امیر سے کرائی جائے گی۔

(۷) مختلف شعبہ جات بمشورہ امیر تحریراً ناظموں میں تقسیم کرنا اور مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی کرنا۔

(۸) حسب ضرورت مختلف شعبہ جات کے انچارج مقرر کرنا اور تحریراً ان کے فرائض متعین کرنا۔

(۹) ماتحت ملازمین اور کارکنوں میں تقسیم کرنا اور ان کے کاموں کی نگرانی کرنا۔

(۱۰) تمام ماتحت مجالس کی نگرانی کرنا اور ان کی کارگذاری سے امیر کو مطلع کرنا۔

دفعہ نمبر ۱۷: نظماء کے فرائض واختیارات:

(۱) اگر ناظم ایک سے زائد ہوں تو ان میں درجات کی ترتیب ہوگی جس کا تعین ناظم عمومی کریں گے۔

(۲) ناظم سپرد شدہ ذمہ داریوں کو سرانجام دے گا اور ناظم عمومی کی عدم موجودگی میں نظماء وبالترتیب قائم مقام ناظم عمومی کے فرائض سرانجام دیں گے۔

دفعہ نمبر ۱۸: نظم مبلغین:

چونکہ جمعیۃ کا اہم مقصد ترویج واشاعت دین اسلام ہے جو کہ جمعیۃ کے اغراض ومقاصد میں درج ہے۔ اس لئے جمعیۃ ہر ضلع میں اپنے مبلغین مقرر کرسکتی ہے اور ان کا تقرر جو جمعیۃ کرے گی، وہی ان کے اخراجات اور نگرانی کی ذمہ دار ہوگی۔

فرائض مبلغین:

مبلغین جماعت کے اغراض ومقاصد کی اشاعت اور دینی احکام کی ترویج و اشاعت کیلئے مفوضہ علاقہ کا دورہ کریں گے۔ ان کا پروگرام متعلقہ جمعیۃ، مشورہ سے طے کرے گی۔

دفعہ نمبر ۱۹: فرائض واختیارات ماتحت مجالس وعہدیداران:

(ا) ماتحت مجالس کو اپنے مقامی مصارف کیلئے ماہانہ، ہنگامی، سالانہ اور یکمشت چندہ جمع کرنے کا حق حاصل ہوگا، مگر یہ چندہ ان رسید بکوں پر وصول کیا جائے گا جو مرکزی دفتر کی طرف سے جاری ہوں گی۔ ہر جمعیۃ کے پاس اندراج حسابات ودیگر ضروریات کیلئے درج ذیل رجسٹروں اور فائلوں کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ رجسٹر آمد وخرچ

۲۔ رجسٹر اندراج ممبران

۳۔ رجسٹر اندراج ماہانہ چندہ

۴۔ رجسٹر اندراج خط وکتابت

۵۔ رجسٹر کارروائی مجالس

۶۔ فائل برائے نقول وریکارڈ خط وکتابت

۷۔ رجسٹر برائے کٹنگ اخبارات

۸۔ رجسٹر برائے اندراج اشیاء مملوکہ

۹۔ رجسٹر چارج جس میں سابق ناظم سے چارج لے کر اشیاء کا اندراج کیا جائے۔

۱۰۔ فائل برائے ریکارڈ اخباری بیانات

۱۱۔ فائل برائے رسیدات اخراجات

۱۲۔ (الف) رجسٹر برائے معائنہ جس میں بالائی جمعیۃ کے عہدیدار معائنہ کے بعد تاثرات کا اندراج کریں گے۔

(ب) جدید ناظم چارج لیتے وقت جو اشیاء وصول کرے، اس کی ایک ایک نقل بالائی جمعیتوں کو بھیج دے گا۔ ہر جمعیۃ اپنے سے بالائی دفتر کو ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ارسال کرے گی اور اسی طرح ہر جمعیۃ اختتام سال پر ایک روائیداد مرتب کر کے صوبائی دفتر کو روانہ کرے گی جس میں سال بھر کی کارگزاری، کل آمد وخرچ اور

دوران سال تبلیغی کاموں کی کیفیت اور اس کے نتائج درج ہوں گے ہر مقامی محاسب جمعیۃ کے حسابات کی پڑتال کر کے ہر تین ماہ کے بعد رپورٹ مرتب کر کے اپنے بالائی دفتر میں روانہ کرے گا۔ حسابات کا آغاز یکم محرم سے ہوگا۔

(ج) کوئی ناظم مالیات دستور کے خلاف نہ خود رقم خرچ کر سکتا ہے، نہ ہی کسی کو رقم خرچ کرنے کی اجازت دے سکتا ہے جب تک اس کے مجاز ہونے کی قانوناً تصدیق نہ ہو جائے۔

(د) ماتحت مجالس اپنی ہی مجلس عمومی میں ایسے ذیلی قوانین وضع کر سکتی ہیں جن سے جمعیۃ کے کام کو خوش اسلوبی سے چلایا جا سکے، بشرطیکہ دستور جمعیۃ کی کسی دفعہ پر اثر انداز نہ ہو۔

دفعہ نمبر۲۰: شعبہ مالیات:

جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کی آمدنی کی مدات حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) ابتدائی فیس رکنیت کی رقم پچاس فیصد مرکز کی، پچیس فیصد صوبہ کی اور پچیس فیصد ضلع کی ہوگی۔

(۲) مرکزی مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار چندہ پچاس روپے، صوبائی مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار چندہ پچیس روپے، ضلع مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار بیس روپے، تحصیل مجلس عمومی کا ہر رکن ماہوار پندرہ روپے اور ہر ابتدائی رکن ماہوار دس روپے جماعت کو ادا کرے گا۔

(۳) مرکزی مجلس عاملی وشوریٰ کا ہر رکن ماہوار سو روپے صوبائی عاملہ اور شوریٰ کا ہر رکن ماہوار پچاس روپے، ضلعی مجلس عاملہ اور شوریٰ کا ہر رکن ماہوار پچیس روپے اور تحصیل کی

عاملہ اور شوریٰ کا ہر رکن ماہوار پندرہ روپے جماعت کو ادا کرے گا۔

نوٹ: کوئی رکن کسی بالائی سطح کی جماعت کو ماہوار چندہ ادا کرنے کی صورت میں ماتحت جماعت کو چندہ دینے کا پابند نہیں ہوگا۔

(۴) خصوصی عطیات

(۵) وہ آمدنی جو کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا کسی سامان کی فروخت یا اس کے کرایہ سے وصول ہو۔

(۶) وہ آمدنی جو جمعیۃ کے کسی اجلاس کے سلسلہ میں وصول ہو۔

(۷) زکوٰۃ، عشر و دیگر صدقات و واجبات و قیمت چرمہائے قربانی۔

(۸) ہنگامی چندہ

دفعہ نمبر ۲۱: ناظم مالیات کے فرائض و اختیارات:

(۱) ناظم مالیات شعبہ کا نگران ہوگا۔ چندہ جمع کرنا، آمد و خرچ کا مکمل ریکارڈ رکھنا، اس کی سالانہ جانچ پڑتال کرانا اس کے ذمہ ہوگا اور مالیات کے جملہ امور کے بارے میں مجلس عاملہ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

(۲) رقوم کی وصولی اور خزانہ میں جمع کرانا۔ امیر، ناظم عمومی اور ناظم مالیات میں سے کسی دو کے دستخطوں سے بنک سے رقم نکلوانا۔

(۳) مرکزی ناظم مالیات بیس ہزار، صوبائی ناظم مالیات دس ہزار اور ضلعی ناظم مالیات پانچ ہزار روپے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

(۴) بنک کا حساب کتاب ناظم مالیات کے پاس ہوگا۔

(۵) ہر ابتدائی رکن دس روپے سالانہ دینے کا پابند ہو گا۔ جس میں سے پچاس فیصد مرکز، پچیس فیصد صوبہ اور پچیس فیصد ضلع کو ملے گا اور اس فنڈ کی وصولی کا انتظام ہر درجہ کے امیر، ناظم عمومی اور ناظم مالیات کی ذمہ داری ہو گی۔

(٦) ہر بالائی جمعیۃ مذکورہ رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں ماتحت جماعتوں کے خلاف تادیبی کارروائی کر سکتی ہے۔

دفعہ نمبر ۲۲: مالیات کی وصولی اور اس کی حفاظت کا انتظام:

(۱) ہر درجہ کی جمعیۃ آمدنی کے ذرائع پر غور کرے گی۔

(۲) آمدنی کی وصولی کے لئے مناسب انتظام کرے گی اور اس کے لئے محصل بھی مقرر کر سکے گی۔

(۳) ہر بالائی جمعیۃ اپنی ماتحت جمعیۃ کی مالی حیثیت کے لحاظ سے بالائی جمعیۃ کے لئے کوئی رقم ماہوار یا سالانہ مقرر کرے گی اور اس سلسلہ میں بالائی امیر کی بات قطعی تصور کی جائے گی۔

(۴) امداد کی رقوم مرکزی جمعیۃ کی رسیدات پر وصول کی جائیں گی اور یہ رسیدات ہر بالائی جمعیۃ کی وساطت سے ماتحت جمعیتوں کو ملیں گی۔ بالائی جمعیتوں پر ان کی نگرانی اور واپسی کی ذمہ داری ہو گی۔

(۵) اگر کوئی جمعیۃ کسی اجلاس یا ہنگامی ضرورت کے لئے چندہ جمع کر کے صرف کرے تو اس کا حساب آمد و خرچ کے رجسٹر میں باضابطہ درج کرے گی۔

دفعہ نمبر ۲۳: مدات مصارف:

(۱) ابتدائی جمعیتیں اپنے پاس جمع شدہ رقوم کو اغراض و مقاصد میں صرف کریں گی جس کا باضابطہ حساب آمد و خرچ کے رجسٹر میں درج کرنا ہوگا اور اخراجات کی باقاعدہ رسیدوں کا ایک الگ فائل میں ریکارڈ رکھنا ہوگا۔

آمد و خرچ کا حساب ہر تین ماہ بعد پانچ تاریخ تک ضلعی دفتر کو بھیجنا ضروری ہوگا۔ ضلعی آمد و خرچ کا سہ ماہی گوشوارہ ہر تیسرے ماہ کی دس تاریخ تک صوبائی دفتر کو اور صوبائی جمعیۃ ۱۸ تاریخ تک مرکزی دفتر کو ارسال کرے گی۔

(۲) ہر سطح کی جمعیۃ کا کوئی عہدیدار جماعتی مقاصد کے لئے سفر کرے یا دورہ کرے تو اس کے اخراجات سفر اسی جمعیۃ کے خزانہ سے ادا ہوں گے۔

(۳) مرکزی ناظم عمومی مبلغ بیس ہزار روپے ماہانہ اور صوبائی ناظم عمومی دس ہزار روپے ماہانہ اپنے دستخطوں سے صرف کر سکتے ہیں اس سے زائد رقم کے لئے امیر سے اجازت لینا ضروری ہوگا۔

دفعہ نمبر ۲۴: شعبہ نشر و اشاعت:

جمعیۃ کے لٹریچر، اغراض و مقاصد، طریق کار، احکام و ہدایات اور خبروں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کے لئے شعبہ نشر و اشاعت قائم ہوگا جس کے لئے گوشوارہ (بجٹ) میں رقم مخصوص کی جائے گی۔ یہ شعبہ مستقل ایک ناظم کے تحت ہوگا۔ اس شعبہ کے ذمہ اخبارات و رسائل جاری کرنا۔ جمعیۃ کا لٹریچر شائع کرنا، ملکی جرائد کو ہمنوا بنا کر جمعیۃ کے تبلیغی اور اصلاحی مقاصد میں ان کی حمایت حاصل کرنا ہوگا۔ نفاذ آئین اسلامی کے

راستہ میں جو رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہوں ان کی نشاندہی کرنا اور رائے عامہ کو ہموار کرنے میں پوری کوشش کرنا اس شعبہ کے اہم مقاصد ہوں گے۔

دفعہ نمبر ۲۵: نظم دفتر:

دفتر کے لئے ایک مستقل ناظم ہو گا جس کی تحویل میں دفتر کا تمام اثاثہ ہو گا اور اس کے ذمہ مندرجہ ذیل امور ہوں گے۔

آمدہ خطوط و کاغذات کا وصول کرنا، مشورہ طلب امور کا مشورہ کے بعد جواب لکھنا، ضروریات دفتر کی خرید، مطبوعات کی تقسیم، مہمانوں کی خدمت اور ان کی مطلوبہ معلومات بہم پہنچانا، ماتحت مجالس اور عہدیداروں سے رابطہ قائم رکھنا، جمعیۃ کی کارکردگی میں کسی کی سستی نظر آئے تو متعلقہ عہدیداروں کو اس کی اطلاع دینا، دفتر کے عملہ کی نگرانی اور مشاہدات کا تقسیم کرنا، ہدایات اور احکام کو اپنی نگرانی میں تحریر کروا کے متعلقہ اشخاص تک پہنچانا، اخبارات اور مذہبی و سیاسی جماعتوں سے رابطہ رکھنا۔

دفعہ نمبر ۲۶: تنظیم انصار الاسلام:

رضاکارانہ تنظیم، جماعتوں کی روح تصور کی جاتی ہے۔ اس لئے نظام اسلام کو بروئے کار لانے کے لئے انصار الاسلام کی تنظیم بے حد لازمی ہے جس کے لئے درج ذیل ضوابط طے کئے گئے ہیں۔

(۱) ہر مسلمان پابند صوم وصلوٰۃ، مستعد اور باہمت نوجوان جو جمعیۃ علماء اسلام کا رکن ہو، انصار الاسلام کا رکن بن سکے گا۔

(۲) انصار الاسلام کو نظام جمعیۃ کے تحت ہو گا، البتہ مرکزی سالار اپنا خاص نظام

ترتیب دے سکے گا جس کی منظوری امیر مرکزیہ بشمول مجلس شوریٰ سے ضروری ہوگی۔

(الف) انصار الاسلام کے عہدیدار حسب ذیل ہوں گے۔

مرکزی سالار
صوبائی سالار
ضلعی سالار
مقامی سالار
تحصیل سالار

(ب) مرکزی، صوبائی اور ضلعی سالار اپنی سہولت کے لئے اپنی صوابدید پر معاونین کا تقرر کر سکیں گے، لیکن یہ معاونین متعلقہ مجلس عاملہ کے رکن نہیں ہوں گے۔

(۳) انصار الاسلام کی وردی حسب ذیل ہوگی۔ خاکی رنگ کی دو پاکٹوں والی قمیض اور شلوار، گرم کپڑے کی گول خاکی ٹوپی جس پر دھاری دار بیج ہوگا اور سیاہ رنگ کا جوتا۔

(۴) تربیت یافتہ رضاکاروں کے لیے پٹی دوہری ہوگی۔

(۵) انصار الاسلام کے بیج پر خواہ کپڑے کا ہو یا کسی اور چیز کا عہدہ اور حلقہ بھی درج ہوگا۔

(۶) کسی سطح پر انصار الاسلام اپنی فوری ضرورت کے لیے رقم جمع کرنا چاہیں تو متعلقہ امیر کی اجازت سے کر سکتے ہیں، بشرطیکہ جمعیۃ علماء اسلام کی رسید بکوں پر وصول کر کے مقامی خزانے میں جمع کرانے کے بعد آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھا جائے گا۔

(۷) ہر سطح کا سالار ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی کارکردگی کی رپورٹ اپنی سطح کے امیر کو پیش کرے گا۔

(۸) ہر اجتماع اور کانفرنس کے موقع پر اس کی نوعیت کے مطابق ابتدائی، تحصیل،

ضلعی یا صوبائی رضا کار اجتماع میں اجتماع کے ذمہ دار حضرات کے مشورہ سے شریک ہوں سکیں گے۔

(۹) انصار الاسلام سے ہفتہ وار، ماہوار، سہ ماہی، ششماہی اجتماعات اور باہمی تبادلہ خیالات و ترتیب کے لیے بالائی سالار ہدایات جاری کر سکیں گے۔

(۱۰) اجتماعات یا خاص مواقع پر فرائض کی انجام دہی کے وقت کوئی ماتحت سالار یا رضا کار فرائض سے غفلت برتتے ہوئے پایا جائے گا تو اس موقع کا نگران یا بالائی سالار اس سالار یا رضا کار کو معطل کر سکے گا اور اس کی جگہ ذمہ داری کسی بھی دوسرے سالار یا رضا کار کو سونپ سکے گا اور اس کی اطلاع اُس سطح کی جمعیۃ کے امیر کو دے گا جو واقعہ کی تحقیق کے بعد اسے بحال یا سبکدوش کر سکے گا۔

دفعہ نمبر ۲۷: پرچم:

جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم سفید اور سیاہ دھاریوں والا ہو گا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہو گی۔

پرچم ساڑھے چار فٹ لمبا اور تین فٹ چوڑا ہو گا۔ جس میں کل نو دھاریاں ہوں گی۔ پانچ پانچ انچ کی پانچ سیاہ دھاریاں اور اڑھائی انچ کی چار سفید دھاریاں ہوں گی۔ اوپر اور نیچے کی دھاریاں سیاہ اور درمیان والی دھاریاں سفید ہوں گی۔

دفعہ نمبر ۲۸: مجلس فقہی:

(۱) جید علماء کرام پر مشتمل مجلس فقہی ہو گی جس کے کم از کم پانچ ارکان ہوں گے۔ یہ مجلس براہ راست امیر کے ماتحت ہو گی۔

(۲) اس کے تین درجات ہوں گے۔ مرکزی، صوبائی، اور ضلعی۔

(۳) مجالس فقہی کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ شرعی امور میں اپنی سطح کی جمعیۃ کی رہنمائی کرے۔

(۴) مجالس فقہی کا اجلاس بلانا اوران کے سامنے مسائل پیش کرنا نظماء عمومی کی ذمہ داری ہوگی۔

(۵) مجالس فقہی کے کام کی رپورٹ نظماء عمومی مجالس شوریٰ کے معمول کے اجلاسوں میں پیش کریں گے۔

(٦) مجالس فقہی کی تشکیل اوراس میں تبدیلی کا اختیار مجالس عاملہ کو ہوگا۔

دفعہ نمبر۲۹: انتخابی بورڈ:

(۱) مرکزی مجلس عاملہ مرکزی انتخابی بورڈ، صوبائی مجلس عاملہ صوبائی انتخابی بورڈ اور ضلعی مجلس عاملہ ضلعی انتخابی بورڈ ہوگا۔

(۲) سینیٹ اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کی حتمی نامزدگی مرکزی انتخابی بورڈ (مرکزی مجلس عاملہ) کرے گا مرکزی انتخابی بورڈ امیدواروں کی نامزدگی کے لئے صوبوں سے سفارشات طلب کرے گا اگر صوبائی انتخابی بورڈ (صوبائی مجلس عاملہ) کی سفارشات پر کسی کو اعتراض ہوگا تو براہ راست مرکزی بورڈ سے رجوع کرسکتا ہے۔

(۳) بلدیاتی انتخابات کے لئے میئر کارپوریشن، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل، تحصیل کونسل، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی کے امیدواروں کی نامزدگی کا حتمی فیصلہ صوبائی انتخابی بورڈ (صوبائی مجلس عاملہ) کرے گا اور ضلعی انتخابی بورڈ (ضلعی مجلس عاملہ) امیدواروں

الله اکبر
ید الله علی الجماعة
JUI
جمعیة علماء اسلام